بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم چہارشنبہ

جلد ۳۱	یکم ماہ شہادت ۱۳۲۲ ہش	۲۵ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ	یکم ماہ اپریل ۱۹۴۳ء	نمبر ۷۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱۔ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش بسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق پونے دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

کل عصر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بابو نور احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا جنازہ پڑھایا۔ مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

مہاشہ فضل حسین صاحب کی اہلیہ صاحبہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور بہت نحیف ہو چکی ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۵ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق جماعتوں کو ضروری ہدایات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت ۱۳۱۹ ہش کے موقعہ پر جو افتتاحی تقریر فرمائی تھی۔ اس کا ایک حصہ جو انتخاب نمائندگان کے متعلق ہے۔ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ان ہدایات کو ملحوظ رکھ کر مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب فرمائیں:۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اے عزیزو! جو مختلف جہات اور اطراف سے اس مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے جمع ہوئے ہو۔ ہماری ذمہ داریاں اور ہمارے فرائض ایسے نازک ہیں۔ کہ ان کا خیال کرکے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ وہ نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا کام جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا تھا۔ اب وہ ان کے ہاتھوں سے منتقل ہو کر ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک بلا استثنا وہ شخص ہے۔ جو اس بات کو جانتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ اور تسلیم کرتا ہے۔ کہ ہم اس کام کے اہل نہیں ہیں۔ بلکہ اس کام سے واقف بھی نہیں ہیں جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارے سپرد وہ کام کیا گیا ہے کہ ہم ایک ایسی عمارت تیار کریں۔ جو دنیوی عمارتوں کے مقابلہ میں روحانی صنعت میں ایسا ہی رتبہ رکھتی ہو۔ جیسے دنیوی عمارتوں میں مثلاً تاج محل۔ مگر ہم تو جھونپڑے بنانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے مزدوروں کے چھپر بنانے کی بھی ہم میں طاقت نہیں۔ کجا یہ کہ ہم وہ عظیم الشان عمارت تیار کریں جسے دیکھ کر اگلے اور پچھلے لوگ حیران رہ جائیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ یہ کام ہماری طرف سے خود ہی کر دے۔ جیسے پرانے قصوں میں بیان کیا جاتا تھا کہ جنات لوگوں کے مکانات بنا جایا کرتے تھے۔

ہماری امیدیں بھی اپنے رب پر ایسی ہی ہیں۔ وہ فرضی جن تو لوگوں کے کیا مکانات بناتے تھے؟ البتہ ہم یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا رب ہم پر یہ رحم کرے۔ کہ جب ہم سو رہے ہوں تو اپنے فضل سے وہ روحانی عمارت دنیا میں خود بخود کھڑی کر دے۔ اور جب ہم جاگیں۔ تو یہ دیکھ کر اس کے حضور سجدات شکر بجا لائیں۔ کہ خدا نے ہم پر رحم کرکے وہ کام خود بخود کر دیا ہے جس کا بجا لانا ہمیں اپنے لئے بالکل ناممکن نظر آتا تھا۔ اور جس کا کرنا ہمیں سخت مشکل دکھائی دیتا تھا۔ مگر جہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا ہے جو دعاؤں اور عاجزی اور زاری سے خدا تعالےٰ سے کروایا جا سکتا ہے۔ وہاں اس کام کا ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جو ہمارے ذمہ ہے اور جس کی طرف اگر ہم نگاہ نہ رکھیں گے۔ اور اگر ہم اپنے اس حصہ کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں گے تو ہم اللہ تعالےٰ کے اس فضل کے کبھی مستحق نہیں ہو سکتے جس کی ہم امید لگائے بیٹھے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ میں نے اسی سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں۔ ان میں بعض منافق بھی مجھے نظر آئے ہیں۔ بعض نہایت ہی کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دیئے ہیں۔ بعض بڑے بولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کرتیں۔ تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے کبھی سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں۔ کہ کون نمائندگی کا اہل ہے؟ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں۔ کہ کون فارغ ہے۔ جسے قادیان بھیجا جا سکتا ہے۔ اور جب نمائندگی کا سوال ہو۔ تو وہ پوچھ لیتی ہیں۔ کہ کیا کوئی فارغ ہے؟ اور کیا وہ قادیان جا سکتا ہے؟ اس پر جو بھی کہہ دے۔ کہ میں فارغ ہوں۔ اسے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ واریاں کتنی وسیع ہیں۔ اور کتنے اہم فرائض ہیں۔ جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے اس کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیجدیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے۔ اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔

پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔ کہ جو کام خدا کا ہے۔ وہ تو بہرحال اسے پورا کرے گا۔ مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیانت داری کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ اور نمائندگی کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے صرف اس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا۔ تو ان کی ہتک ہو گی۔ اسی لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا۔ اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو چن لیا ہے۔ جن کا کام مسلسل ہر وقت اعتراضات کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑبولے تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ دولت مند تھے یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے کہ انہیں آگے آنے کا موقعہ ملے۔ حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے۔ جس کی اہمیت

اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے۔ کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے کہ اگر کبھی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے۔ تو یہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو۔ اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی کمزور ایمان والے شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی بے نماز شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی وہ بڑبولے اور معترض شامل ہوں۔ جن کے دل اللہ تعالے کی خشیت سے بالکل خالی ہوں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائے گی۔ اور کوئی کسی طرف جھک جائے گا۔ اور کوئی کسی طرف اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائے گا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں میں پریذیڈنٹ وغیرہ کے انتخاب کے موقعہ پر اس قسم کے جھگڑے ہو جایا کرتے ہیں۔ اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پروپیگنڈا کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق۔ اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے۔ وہی پریذیڈنٹ ہو۔ اگر اس قسم کے جھگڑے اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع ہو گئی۔ تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی۔ بلکہ ایک ادنے دُنیوی انتظام ہوگا۔ جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ دُنیا کے لئے۔ اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات سننے کے لئے بھی تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ اِدھر اُدھر سے باتیں سنیں اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔

پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے۔ جو اس دفعہ جماعت نے کی۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو الگ شائع کر دیں اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں۔ تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کرنے کی کوشش کیا کریں۔ جو تقوےٰ، دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑھے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو۔ تو پھر تو کوئی ہندو بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو تو اس کو بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں۔ اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں۔ تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا۔ تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو کہ کسی وقت ہم ضرورتاً اس مجلس کو اُڑا دیں۔ تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ پس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے۔ اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں۔ جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔ یا بڑبولے اور معترض ہوں۔ اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقوےٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں۔ تو یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی رُوح نکال لی جائے۔ اگر رُوح نہیں ہوگی۔ تو مُردہ لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ خواہ اس کا چہرہ کیسا ہی چمکتا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں۔ جو دُنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں۔ اور حسابی معاملات میں بھی اچھی دسترس رکھتے ہوں۔ یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں۔ تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو۔ جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو۔ جو بولنا نہ جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں۔ تو اسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور تقا نہیں۔ بلکہ وہ محض دُنیوی علوم کا ماہر ہے تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو۔ جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑبولا نہ ہو۔ جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور باہیں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دُنیوی علوم و فنون کو مدنظر رکھا جائے۔ اور یہ نہ دیکھا جائے۔ کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے۔ یا نہیں ایک فضول بات ہے۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں۔ کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں۔ جن کے اندر تقوےٰ وطہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں۔ نماز کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں معاملات کے اچھے نہ ہوں بلاوجہ ناجائز افترا اور اعتراض کرنے والے ہوں۔ بات بات پر لڑنے والے ہوں۔ ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی تحقیر کرنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے۔ چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں۔ جن کے اندر دین اور تقوےٰ ہے۔ خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جن میں دین اور تقوےٰ نہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی لسان اور لیکچرار ہوں۔ اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں۔ ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اور وہ اس مجلس سے جس قدر دُور ہیں اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تشریف آوری

قادیان ۳۰ امان ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ڈیڑھ ماہ کے بعد سندھ سے خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت آج دوپہر کی گاڑی سے واپس تشریف لائے الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ سٹیشن پر مقامی احباب کا انبوہ کثیر حضور کے خیر مقدم کے لئے موجود تھا۔ گاڑی سے اترتے ہی حضور نے تمام خدام کو شرفِ معانقہ بخشا۔ اور پھر کار میں تشریف لے آئے۔ حضور کے اہل بیت اور دیگر خدام بھی واپس آگئے ہیں۔

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق ہدایات

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے تیئیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ شہادت (اپریل) ۱۳۲۲ ہش کو قادیان دارالامان میں منعقد ہوگا۔ جماعتیں نمائندگان کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل شرائط مدنظر رکھیں۔

(۱) نمائندہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔ (۲) جماعت میں با اثر اور صاحب رائے ہو (۳) شعار اسلامی کا پابند ہو۔ یعنی ڈاڑھی رکھتا ہو۔ (۴) طالب علم نہ ہو (۵) باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو (نوٹ بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کے رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔ (۶) جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد		
۵۰ تک ہو	وہ	دو نمائندے
۵۱ سے ۱۰۰	"	تین "
۱۰۱ " ۲۰۰	"	چار "
۲۰۱ " ۵۰۰	"	چھ "
۵۰۱ " ۱۰۰۰	"	آٹھ "
۱۰۰۰ " زائد ہو	وہ	بارہ "

اس نسبت میں سے جماعتوں کے امراء مستثنیٰ نہیں ہونگے۔ یعنی ایک جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے۔ اور مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔

انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ایک اہم ہدایت یہ ہے۔ کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کرے بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے۔ اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے۔ اس میں یہ لکھا جائے۔ کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں کو نمائندہ منتخب کیا ہے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ مقرر نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے۔

پرائیویٹ سیکرٹری

صوبہ سرحد میں ایک احمدی کی افسوسناک شہادت

استاد غلام حیدر صاحب احمدی ساکن سیری داخلی مونگن تھانہ شینکاری تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ جو اپنے گاؤں میں واحد احمدی تھے۔ ۲۶ مارچ کو موضع بھگلہ کی جماعت کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جا رہے تھے۔ کہ پیچھے سے ایک یتیم رشتہ دار نے ان کو پہونچ کر خبر دی۔ کہ اس کی زمین پر اس کے بعض اعزہ تصرف کر رہے ہیں۔ اور ان سے استدعا کی۔ کہ جا کر ان کو اس سے روکیں۔ استاد غلام حیدر صاحب اس یتیم کی بات سنکر اسی طرح واپس جائے متنازعہ پر پہونچے۔ جہاں پانچ ملزمان کو کلہاڑیوں سے مسلح پایا۔ استاد غلام حیدر صاحب نے یتیم پر رحم کرنے کی استدعا کی مگر ملزمان باز نہ آئے۔ بلکہ ان پر حملہ کر دیا۔ اور کلہاڑیوں سے اس قدر شدید ضربات پہونچائیں۔ کہ وہ اسی جگہ شہادت پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون اس یتیم بچہ کو بھی ضربات شدید پہونچائی گئیں۔ گاؤں کے ایک دو آدمیوں نے ملزمان کے ساتھ اس خون ناحق کو محض اس وجہ سے چھپانا چاہا۔ کہ مرحوم احمدی تھے۔ مگر سب انسپکٹر صاحب پولیس شینکاری نے اس ریشہ دوانی کو بھانپ کر ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ اور تحقیقات میں اصلیت معلوم کر لی۔ توقع ہے کہ حکومت ضرور ظالم ملزمان کو عبرتناک سزا دے گی۔

مرحوم باوجود ناخواندہ ہونے کے حاضر جواب اور معقول تبلیغی گفتگو کرنے کا خاص ملکہ رکھتے تھے۔ فن گتکہ کے ماہر ہونے کے باعث استاد کے نام سے مشہور تھے۔ اور ان کا شمار علاقہ کے بہادر آدمیوں میں تھا۔ شفاخانہ مانسہرہ میں ۲۷ مارچ کو نعش پہونچی۔ پوسٹ مارٹم کے بعد لاری کے ذریعہ نعش کو ۱۲ میل دور بمقام بھگلہ پہونچایا گیا۔ جماعت مانسہرہ اور بھگلہ نے جنازہ اور تدفین میں شرکت کی۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد عرفان احمدی عرائض نویس مانسہرہ ضلع ہزارہ

احباب و عہدیداران جماعت سے ضروری درخواست

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں اس سال پرائمری پاس طلبہ نہیں لئے جاوینگے۔ بلکہ سال حال سے اس میں داخلہ کا معیار مڈل پاس ہے۔ سالانہ امتحان کی تعطیلات کے بعد مدرسہ ۱۳ اپریل ۱۹۴۳ء کو کھل رہا ہے۔ مقامی اور بیرونی جماعتوں کے تمام بااثر ارکین اور عہدہ داران اس طرف اپنی خاص توجہ مبذول فرمائیں۔ اور اپنے اپنے ہاں کے موزون بچوں کو مدرسہ کے کھلتے ہی داخل ہونے کے لئے بھجوادیں۔ اور اپنی مساعی سے مجھے اطلاع دیں۔ پس میں یقین رکھتا ہوں کہ احباب کرام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل پوری کوشش سے فرمائیں گے۔ جو دوست ایسے طلباء کو فوراً نہ بھجوا سکیں وہ جب مجلس مشاورت میں تشریف لائیں۔ تو اپنے ساتھ ان بچوں کو لیتے آئیں۔ مڈل پاس۔ میٹرک پاس ایف اے پاس۔ غرض مڈل سے اوپر سب اس مدرسہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اور جتنی کسی طالب علم کی تعلیم زیادہ ہوگی۔ اتنا ہی کم عرصہ اسے دینیات کی تعلیم میں لگیگا۔ خاکسار سید محمد اسحٰق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے جماعتوں کے کارکن اور افراد کوشش کر رہے ہیں کہ تحریک جدید سال نہم کا چندہ ۳۱ مارچ تک ادا کر کے اپنے لئے اس حق کو محفوظ کرلیں جو سابقون کی پہلی فہرست میں آنے کا ہے۔ چنانچہ حیدر آباد دکن سے مکرمی سیٹھ محمد اعظم صاحب -/۲۰۲۲ روپیہ کی رقم ارسال فرماتے ہیں۔ جماعت حیدر آباد دکن کا وعدہ -/۵۶۶۱ روپیہ کا ہے۔ جماعت سیالکوٹ کے سکرٹری مال تحریک جدید چوہدری اللہ دتا صاحب پنشنر قریباً -/۶۵۰ روپیہ ارسال فرماتے ہیں۔ وہاں مہر بشیر احمد صاحب نے اپنا ایک سو روپیہ اور اپنی اہلیہ صاحبہ کے -/۱۵ روپیہ ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کے لئے اپنی ایک بھینس فروخت کی ہے۔ چوہدری نصر اللہ خان صاحب آف بیگم پور گنڈھی۔ یہ -/۸۱۱ روپیہ کا وعدہ کیا اور وہ یہ رقم قسط وار دے رہے تھے۔ مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ ۳۱ مارچ تک ادا کرنا سابقون اولون کی فہرست اول میں لاتا ہے۔ تو آپ نے بقیہ رقم بذریعہ تار ارسال کر کے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر لیا۔ بعض دوستوں کی طرف سے یہ اطلاع آرہی ہے کہ وہ کوشش تو کر رہے ہیں کہ ۳۱ مارچ تک اپنا روپیہ مرکز میں پہنچا دیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اُن کا روپیہ ۳۱ مارچ کے بعد مرکز میں پہونچ سکے۔ اسلئے ایسے احباب جو چاہتے ہیں کہ انکا نام بھی ۳۱ مارچ کی فہرست میں دُعا کے لئے پیش کر دیا جائے۔ اُن کے متعلق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن احباب کا روپیہ مرکز میں اپریل کے پہلے ہفتہ میں وصول ہو جائیگا۔ انکی دُوسری فہرست بھی اپریل کے پہلے ہفتہ میں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دُعا کے لئے پیش کر دیجائیگی۔ دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ انکا روپیہ زیادہ سے زیادہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں مرکز میں داخل ہو جائے۔ (خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ ۲۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر بنگال نے مسٹر فضل الحق کو اپنے ہاں بلایا تو استعفیٰ نامہ ٹائپ شدہ موجود تھا۔ انہیں کہا گیا۔ کہ اسپر دستخط کردیں ورنہ برطرف کر دیئے جاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے دستخط کر دیئے مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر سر ناظم الدین نے ایک بیان میں کہا کہ انکی پارٹی آل پارٹیز کی وزارت بنانے کی دعوت کو بخوشی قبول کرے گی۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ مشتہرین، اشتہاری ایجنٹوں اور بعض چھوٹے اخبارات کے نمائندوں سے بات چیت کرنیکے بعد حکومت ہند نے اجرت اشتہارات میں ۵۰ فیصدی اضافہ کی بجائے ۳۳½ فیصدی اضافہ کی تجویز منظور کرلی ہے۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ یکم اپریل ۱۹۴۳ء سے اندرون ملک کیلئے خطوط اور لفافہ جات کے ترسیل ڈاک کا ریٹ پہلے ایک تولہ کیلئے چھ پیسے۔ اور اسکے بعد ہر ایک مزید تولہ کیلئے (یا تولہ کے کسی حصہ کیلئے) ایک آنہ زائد چارج کیا جائیگا۔ اندرون ملک کے پارسلوں کیلئے چالیس تولہ تک کے وزن کے لئے چھ آنے اور ہر زائد چالیس تولوں یا اس کے کسی حصہ کے لئے شرح ترسیل ڈاک ۴ آنے زائد ہوگی۔

امرتسر ۲۹ مارچ۔ سونا بند بازار ۷۳-۰-۰ چاندی ۰-۰-۱۰۹ روپے پونڈ ۰-۸-۵۰ روپے

لنڈن ۳۰ مارچ۔ ٹیونیشیا کے متعلق تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کی آٹھویں فوج نے کل رات الہمہ پر قبضہ کرلیا۔ اور اسکے ہراول دستے آج سویرے قابیس میں سے گزرے۔ اس سے پہلے یہ خبر آئی تھی کہ برطانیہ کی آٹھویں فوج کے مرانت لائن پر قبضہ کرنیکے بعد رومیل نے پھر بھاگنا شروع کر دیا ہے اور وہ ایک ایسے رستے پر واپس لوٹ رہا ہے جو ۲۰۰ میل سے زیادہ لمبا اور بعض جگہ ۵۰ میل سے بھی زیادہ چوڑا ہے۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ کل رات بھاری انگریزی بمباروں نے پھر برلن پر بمباری کی۔ اس حملے کا پورا حال ابھی معلوم نہیں ہوا۔ ابتدائی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حملہ بہت کامیاب رہا۔ حملہ کے بعد ہمارے ۲۱ بمبار واپس نہیں آئے۔ بعض اور ہوائی جہازوں نے روہر میں دشمن کے ٹھکانوں کی خبر لی۔ گذشتہ تین راتوں میں برلن پر یہ دوسرا ہوائی حملہ کیا گیا ہے۔

ماسکو ۳۰ مارچ۔ روسی مورچہ پر لڑائی مدھم پڑی ہوئی ہے۔ صرف مقامی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ دریائے ڈونیز پر برف کی تہ ٹوٹ گئی ہے۔ اور جرمنوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ اب بہت کم جگہ ایسی رہ گئی ہے جہاں پیدل فوج کارروائی کر سکتی ہو۔ دشمن کے ہوائی جہاز اس محاذ پر کافی سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ جرمنوں نے دریائے ڈونیز کو پار کرنے کی کئی بار پھر کوشش کی مگر ناکام رہے۔ سمالنسک کی طرف روسی فوج آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ کل انگریزی بمباروں نے برما میں مایو کے جزیرہ نما میں ایک گاؤں پر دو حملے کئے ہمارے بم گاؤں کے عین درمیان میں پھٹتے ہوئے دیکھے گئے۔ کا تھا کے علاقہ میں بھی بم برسائے گئے۔ ایک جاپانی ہوائی اڈہ کی بھی خبر لی گئی۔ حملے کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی سے واپس آگئے۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ ٹیونیشیا میں آٹھویں برطانی فوج قابس پر قبضہ کرکے برابر آگے بڑھ رہی ہے۔ دشمن شمال کی طرف تیزی سے سفاکس کو جانیوالی سڑک کے ساتھ ساتھ جا رہا ہے۔ برطانی فوج کو بارودی سرنگوں کے جال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ کل کامنز میں ہندوستان کے متعلق بحث ہوئی۔ مسٹر ایمری وزیر ہند نے کہا کہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے تین ممبروں کے استعفیٰ سے خالی شدہ جگہیں عنقریب قابل آدمیوں سے پُر کی جائیں گی۔ کانگرس کی بنیادی پالیسی میں جبتک کوئی تبدیلی نظر نہ آئے۔ حکومت کی پالیسی میں تبدیلی کے متعلق کسی قسم کا وعدہ نہیں کیا جا سکتا۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں ہندوؤں کے ورثہ بل پر بحث ہوئی۔ بحث کے بعد بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ کونسل آف سٹیٹ میں پنڈت کنزرو نے یہ تحریک پیش کی۔ کہ سنٹرل لیجسلیچر کے ممبروں کو سیاسی نظر بندیوں سے ملاقات کی اجازت دی جائے۔ مگر بحث کے بعد انہوں نے یہ تحریک واپس لے لی۔

کیپ ٹاؤن ۳۰ مارچ۔ آج یہاں جنرل سمٹس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ابھی ہم جنگ کے خاتمہ سے بہت دُور ہیں۔ حفاظتی جنگ کا پہلا طویل دَور ہم نے کامیابی کے ساتھ ختم کر لیا ہے۔ دُوسرا دَور شروع ہو رہا ہے۔

دہلی ۳۱ مارچ۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی ہوائی جہازوں نے تناسرم کی گھاٹی پر حملہ کیا۔ اور ٹواسے کی گودیوں پر چار نشانے ٹھیک لگائے۔ دھاتیں نکالنے کی ایک مشین اور اس سے متعلقہ عمارتیں برباد ہو گئیں اس سے اگلے روز آسام کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر برطانی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر